مولانا عبدالرؤف سکھروی*

شام کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کیجئے

ملکِ شام کے مسلمانوں پر جو قیامت گزری وہ ایک المناک اور دردناک داستان ہے جس کے نتیجہ میں بے شمار مسلمان شہید ہوگئے، ان کی عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوگئے، اور کتنے لوگ زخمی ہوگئے، اوران کے گھر تباہ ہوگئے، اور ایک کروڑ سے زیادہ مسلمان بے گھر ہوگئے، کتنے لوگ ہیں جو کل تک مالدار تھے آج فقیر ہوگئے، اور ترکی وغیرہ میں خیموں اور کیمپوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، اس صورتحال میں ہر مسلمان کو ان کی تکلیف کا احساس ہونا چاہئے، اور عالم کے مسلمانوں کو حسبِ استطاعت ان کی مدد کرنی چاہئے، کیونکہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالی نے تمام مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات : ۱۰) ''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں'' اور حدیث شریف میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

> عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمنين فى توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد إذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى (صحيح مسلم)
>
> ''باہمی محبت اور رحم وشفقت میں تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں، جب انسان کے کسی عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے جسم کے تمام اعضا بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔''

تشریح: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان ایک جسم کے مانند ہیں اور ایک جسم کی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ جسم کے ایک حصے میں اگر درد ہو تو سارا جسم اس درد کو محسوس کرتا ہے اور اس درد کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جو کچھ اختیار میں ہوتا ہے وہ کرتا ہے، یہی حالت ہماری اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں ہونی چاہئے کیونکہ ساری دنیا کے مسلمان بھائی بھائی ہیں، دنیا کے کسی حصے میں، کسی کونے میں مسلمانوں پر کوئی تکلیف آئے تو یوں سمجھیں کہ گویا ہم پر تکلیف آگئی ہے، ہمارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں ان کی تکلیف کا احساس ہونا چاہئے، ایسے موقع پر مسلمانوں کی

---

* استاد ومفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

تکلیف کا احساس ہونا اوران کی تکلیف کواپنی تکلیف سمجھنا یہ ہمارے ایمان کے زندہ ہونے کی علامت ہے۔لہٰذا موجودہ وقت میں ملکِ شام کے مسلمان جس تکلیف اور مصیبت سے گزر رہے ہیں اس میں ہمیں دو کام خاص طور پر کرنے چاہیے:

پہلا کام: مظلوم مسلمانوں کے حق میں دعا

ہر مسلمان کو شامی مظلوم مسلمانوں کیلئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے اور انہیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں، جو کچھ ہورہا ہے ان کی مرضی اور حکم سے ہورہا ہے، وہ حالات بدلنے پر قادر ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے، یہ عمل بہت ہی مفید ہے، کیونکہ دعا کسی بھی صورت میں ضائع نہیں ہوتی بشرطیکہ آداب اور شرائط کی رعایت کے ساتھ کی جائے، اور یہ عمل بہت آسان بھی ہے، ہر عام و خاص، امیر و غریب کر سکتا ہے،اور آسان ہونے کے باجود اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی اونچا عمل ہے اور حدیث شریف میں دعا کو مومن کا ہتھیار اور ہر مصیبت اور ہر مشکل سے نجات دینے والی عبادت فرمایا گیا ہے، چنانچہ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے:

دعا کی اہمیت کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

ألا أدلکم علی ما ینجیکم من عدوکم ویدر لکم أرزاقم ؟ تدعون الله فی لیلکم ونهارکم فإن الدعاء سلاح المؤمن (مسند أبی یعلی۳/۳٤٦)

سنو ! کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھر پور روزی دلائے ، وہ عمل یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دن رات دعا کیا کرو، کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

وعن ابن عمر رضی الله عنه قال : قال رسول الله صل الله علیه وسلم : إن الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد الله بالدعاء(مشکوۃ المصابیح ۲/۳)

”دعا ان حوادث و مصائب میں بھی کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے،لہٰذا اے اللہ کے بندو !دعا کا اہتمام کیا کرو۔“

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنتِ مبارکہ ہے کہ وہ مسلمان کی دعا قبول کرتے ہیں چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہو یا نہ ہو، اور حدیث شریف کی رو سے ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کیلئے غائبانہ دعا خاص طور پر جلدی قبول ہوتی ہے، اس لئے ہمیں اپنے مظلوم بھائیوں کیلئے خوب دعائیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کے شر سے اور ہر قسم کے فتنہ سے ان کی اور ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

دوسرا کام: اپنی مالی حیثیت کے مطابق مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا

دوسرا کام جو ہمیں کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالی کے دیئے ہوئے مال سے اپنی حیثیت کے مطابق ان متاثرین کی مدد کرنی چاہئے، اس وقت وہ بیچارے بے کسی کے عالم میں ہیں اور محتاج ہیں، انہیں مدد کی ضرورت ہے، اور کسی ضرورتمند مسلمان کی مدد کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے، اور اگر اس میں کوئی اجر وثواب نہ ہوتا تب بھی انسان اور مسلمان ہونے کے ناتے ان کا ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور ان کے ساتھ ہمدردی کریں۔ لیکن اللہ تبارک وتعالی کا خاص فضل ہے کہ اس نے اس حق کی ادائیگی میں بھی ہمارے لئے بے شمار انعامات رکھے ہیں، احادیثِ طیبہ میں مسلمانوں کی مدد کرنے کے بڑے فضائل آئے ہیں اور بڑا اجر وثواب بیان ہوا ہے، چند احادیث ملاحظہ ہوں:

مسلمان کی مدد کرنے کے فضائل سے متعلق احادیثِ طیبہ

المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان فى حاجة أخيه كان الله فى حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة (صحيح البخارى۱/۲۸۶)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر زیادتی کرتا ہے نہ اس کو اوروں کے سپرد کرتا ہے، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگتا ہے اللہ پاک اس کی ضرورتیں پوری فرماتے ہیں، اور جو کوئی کسی مسلمان کی مصیبت دور کرتا ہے اللہ پاک اس سے قیامت کے دن کی مصیبتیں دور فرمائیں گے، اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ پاک قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : من أدخل على أهل بيت من المسلمين سرورا لم يرض الله له ثوابا دون الجنة (المعجم الصغير۲/۱۲۳)

"جو شخص کسی مسلمان گھرانے کی مدد کرکے ان کے دکھ درد اور تکلیف و مصیبت کو دور کرکے انہیں خوش کردے تو اللہ جل شانہ اس شخص کیلئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گے۔"

وعن أنس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "من قضى لأحد من أمتي حاجة يريد أن يسره بها فقد سرني ومن سرني فقد سر الله ومن سر الله أدخله الله الجن (مشكوة المصابيح ۳/۸۳)

"جو شخص میرے کسی امتی کی کوئی حاجت اس ارادے سے پوری کرے کہ وہ امتی خوش ہوجائے، تو اس آدمی نے مجھے خوش کردیا، اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالی کو خوش کیا، اور جس نے

اللہ جل شانہ کوخوش کیا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔"

فائدہ

معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی حاجت پوری کر کے اسے خوش کر دینا اللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا ذریعہ ہے اور پھر اس عمل کی برکت سے اللہ تعالی قیامت کے دن کی مصیبتیں دور فرما کر اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

وعنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "يصف أهل النار فيمربهم الرجل من أهل الجنة فيقول الرجل منهم : يا فلان أما تعرفني ؟ أنا الذى سقيتك شربة . وقال بعضهم: أنا الذى وهبت لك وضوء ا فيشفع له فيدخله الجنة (مشكاة المصابيح۳/۲۱۸)

"اہلِ جہنم صف بستہ کھڑے ہوں گے، ایک جنتی ان کے پاس سے گزرے گا، (اسے دیکھ کر) ایک جہنمی اس سے کہے گا: اے فلاں! کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ میں نے آپ کو ایک گھونٹ پانی پلایا تھا، ایک دوسرا جہنمی کہے گا: میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا، چنانچہ یہ جنتی ان کی سفارش کر کے انہیں جنت میں لے جائے گا۔

فائدہ: دیکھئے !غور فرمایئے !وضو کا پانی دینا اور ایک گھونٹ پانی پلانا کیسا معمولی اور آسان عمل ہے، مگر چونکہ اس سے مسلمان کی حاجت پوری ہو رہی ہے اس لئے نجات کا ذریعہ بن گیا، چنانچہ اس عمل کی برکت سے اللہ تعالی بخشش فرمادیں گے اور جنت میں داخل فرمادیں گے۔

عن أنس : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : من مشى إلى حاجة أخيه المسلم كتب الله له بكل خطوة يخطوها حسنة إلى أن يرجع من حيث فارقه فإن قضيت حاجته خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه وإن هلك فيما بين ذلك دخل الجنة بغير حساب (مسند أبى يعلى:۵/۱۷۵)

"جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت اور ضرورت سے جائے تو حق تعالیٰ ایسے شخص کو ہر قدم پر ستر نیکیاں عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اسی جگہ واپس لوٹ آئے جہاں سے وہ چلا تھا، پھر اگر اس مسلمان بھائی کی ضرورت اسی کے ذریعہ پوری ہوگئی تو وہ شخص اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوجائیگا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو، اور اگر اسی دوران اس کا انتقال ہوجائے تو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔"

وعن عبد الله بن عمرو قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : من أطعم أخاه حتى يشبعه وسقاه من الماء حتى يرويه باعده الله من النار سبع خنادق ما

بين كل خندقين خمسمائة عام (مجمع الزوائد ۳/ ۳۲۰)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے،اس کا پیٹ بھر جائے،اور پیاسے کو پانی پلائے یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائے تو اللہ تعالی اس کھلانے پلانے والے کو دوزخ سے سات خندقوں کی مقدار دور فرمادیں گے، ہر دو خندقوں کی درمیانی مسافت پانچ سو سال کے برابر ہوگی (یعنی کل تین ہزار پانچ سو سال کی مسافت کے بقدر جہنم سے دور فرمائیں گے)

عن بن عباس عن النبى صلى الله عليه و سلم قال من مشى فى حاجة أخيه كان خيرا له من اعتكاف عشر سنين ومن اعتكف يوما ابتغاء وجه الله جعل الله بينه وبين النار ثلاث خنادق كل خندق أبعد مما بين الخافقين۔ (المعجم الأوسط: ۷/ ۲۲۰)

"جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں کوشش کرے تو یہ اس کیلئے دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جس شخص نے اللہ تعالی کی رضا کیلئے ایک دن کا اعتکاف کیا تو حق تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیں گے، جن میں سے ہر خندق (کی وسعت) مشرق ومغرب کی درمیان وسعت سے کہیں زیادہ ہے۔"

من أغاث ملهوفا كتب الله له ثلاثا وسبعين مغفرة واحدة فيها صلاح أمره كله وثنتان وسبعون له درجات يوم القيامة (مشكاة المصابيح: ۳/ ۸۳)

جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے (یعنی جو کچھ اس کے بس میں ہو وہ اس کیلئے کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے تہتر (۷۳) مغفرتیں (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیتے ہیں، ان میں سے ایک مغفرت سے آدمی کے سارے کام بن جائیں گے، باقی بہتر (۷۲) مغفرتوں سے قیامت کے روز اس کے درجات میں اضافہ ہوگا۔

بہر حال! مذکورہ بالا تمام احادیثِ مبارکہ سے مسلمانوں کی مدد کرنے اور حاجت کے وقت ان کے کام آنے کا بڑا اجر و ثواب معلوم ہوا، اور یہ وقت ہمارے مسلمانوں کے کام آنے کا ہے، اس لئے دعا بھی کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق جتنا ہو سکے ان کے ساتھ مالی تعاون کریں، اور یاد رکھیں کہ مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے میں جس طرح ان شاء اللہ مذکورہ بالا فضائل حاصل ہوں گے اسی طرح صدقہ کا اجر بھی ملے گا اور صدقہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ اس سے مال میں کمی ہرگز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!